ث

ثالثی ٹربیونل

حکومتِ برطانیہ کی خفیہ دستاویزات میں سے دستاویز نمبر 175 کا متن:

آئٹم نمبر 3

ثالثی ٹربیونل

پنڈت نہرو نے مسٹر جناح کی اس تجویز کی مخالفت کی کہ ثالثی ٹربیونل کا چیئرمین پریوی کونسل کی عدالتی کمیٹی کے کسی رکن کو مقرر کیا جائے۔ انہوں نے رائے دی کہ فیڈرل کورٹ کے تینوں جج ثالثی ٹربیونل کے رکن مقرر کر دیے جائیں۔
مسٹر جناح نے فیڈرل کورٹ کے اس استعمال کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا کہ انہیں ہائی کورٹ کے ججوں کا کافی تجربہ ہے۔ان کی رائے میں موجودہ تقرری خاص طور پر کافی مایوس کن ہے۔ ہندوستان میں اس وقت ایک بھی جج ایسا نہیں جو پریوی کونسل کی عدالتی کمیٹی کے کسی رکن کا عشر عشیر بھی ہو۔ انہوں نے کہا کہ پنڈت نہرو کے والد ہمیشہ پریوی کونسل کی عدالتی کمیٹی کے زبردست معترف رہے ہیں۔ فضیلت مآب وائسرائے نے کہا کہ چونکہ اس مسئلے پر اختلاف رائے کافی شدید ہے۔اس لیے بہتر ہوگا کہ اس پر مزید گفتگو میٹنگ کے بعد ہو جائے۔ انہوں نے اس پر توجہ دلائی کہ دونوں نئی حکومتوں کے لیے لازمی ہے کہ وہ ثالثی ٹربیونل کے فیصلوں پر پابندی کا یقین دلائیں۔

اس پر اتفاق ہوا کہ:

سردار پٹیل اور مسٹر لیاقت علی خان دونوں ثالثی ٹربیونل کے بارے میں مزید مذاکرات کریں، اور اپنی متفقہ رائے سے وائسرائے کو آگاہ کر دیں۔

ثمین جان خاں

وہ صوبہ سرحد مسلم لیگ کے صدر تھے۔ جب قراردادِ پاکستان منظور ہوئی تو انہوں نے قرارداد پاکستان کی منظوری کے بعد قائداعظم محمد علی جناح کو مردان سے ایک تار دیا جس میں لکھا تھا:

''میں تاحیات آپ کے ساتھ ہوں۔''

ثمین جان خان 1893ء میں پشاور کی تحصیل نوشہرہ کے ایک گاؤں محبّ بانڈہ میں ایک زمیندار حاجی عبدالخالق کے ہاں پیدا ہوئے۔ اکبر پورہ پرائمری سکول میں ابتدائی تعلیم حاصل کی پھر گورنمنٹ ہائی سکول میانوالی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ تعلیم کے بے حد شوقین تھے چنانچہ انہیں لاہور کے اسلامیہ کالج میں داخل کرا دیا گیا۔ جہاں سے انہوں نے بی اے کیا۔ پھر علی گڑھ جا کر ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا۔ دوران تعلیم ہی بنگال کی خفیہ تنظیم سے منسلک ہوگئے اور اس خفیہ تنظیم کا مقصد انگریزوں کو ملک سے نکال کر آزادی کر حاصل کرنا تھا۔ علی گڑھ سے وکالت کا امتحان پاس کرنے کے بعد پشاور میں وکالت شروع کر دی۔ اس دوران پشاور میں

خلافت کی تحریک شروع ہو چکی تھی، چنانچہ ثمین جان خاں کو سرحد خلافت کمیٹی کا صدر مقرر کر دیا گیا، ان کی مساعی سے سرحد میں خلافت کمیٹیاں مختلف مقامات پر قائم کی گئیں۔ 1937ء کے سرحد کے پہلے انتخابات میں کانگریس کے ٹکٹ پر اسمبلی کے ممبر بنے، مگر پارٹی لیڈر سے اختلاف کی بنا پر اس سے علیحدہ ہو گئے۔

1943ء میں مسلم لیگ میں شامل ہوئے۔ صوبہ سرحد کے تاریخی استصواب میں بھی حصہ لیا۔ سیاسی زندگی کا آغاز سرخ پوش کارکن کی حیثیت سے کیا۔ 1930ء میں سول نافرمانی کی تحریک میں حصہ لینے کی پاداش میں جیل بھی گئے۔ 1937ء میں کانگریس کے ٹکٹ پر سرحد اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ 1938ء میں کانگریس سے اختلاف کی بنا پر استعفیٰ دے دیا۔ 1943ء میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی، اور سردار اورنگ زیب کی پہلی کابینہ میں شامل ہوئے۔ جب صوبہ سرحد میں تاریخی ریفرنڈم ہوا تو وہ صوبہ سرحد مسلم لیگ کے صدر تھے۔ 1949ء میں عوامی لیگ میں شامل ہوئے اور انتقال تک اس سے وابستہ رہے۔

ان کا انتقال 17 ستمبر 1956ء کو پشاور کے لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں ہوا۔